ارباب مدارس کے لئے چند قابل توجہ پہلو

حضرت قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ
ناظم اعلیٰ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

اس وقت دینی مدارس جہاں باطل اور کفریہ قوتوں کی آنکھوں میں کھٹک رہے ہیں اور ان کے خلاف سازشوں کے تانے بانے بننے میں مصروف رہتے ہیں، وہیں یہ اللہ رب العزت کا خصوصی فضل وکرم ہے کہ ہمارے بہت سے مخلص اور خیر خواہ بھی ہمہ وقت مدارس دینیہ کے نصاب ونظام کی بہتری کے لئے زبانی تحریری، بالمشافہ اور بالواسطہ مختلف طریقوں سے اپنی آراء وتجاویز سے نوازتے رہتے ہیں۔ ہماری بھی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اگر کسی کی طرف سے خیر خواہی کے جذبے کے ساتھ کوئی بھی تجویز آئے اس کا نہ صرف یہ کہ خیر مقدم کیا جائے، بلکہ ان آراء وتجاویز کی روشنی میں وفاق المدارس اور دینی مدارس کے معیار تعلیم اور نظام تعلیم کو بہتر بنانے کی سعی کی جائے۔ حال ہی میں مجھے ایک خط موصول ہوا جس میں بہت اہم اور قابل غور پہلوؤں کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی، میں سمجھتا ہوں کہ اس خط میں جن امور کا تذکرہ کیا گیا وہ نہ صرف یہ کہ مجھ سے یا وفاق المدارس سے متعلق ہیں، بلکہ تمام اہل مدارس کے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتے ہیں، ان امور پر عمل درآمد کے سلسلے میں جہاں تک وفاق المدارس سے اور مجھ سے ذاتی طور پر ہو سکے گا، ان شاء اللہ ہم اس کا اہتمام کریں گے، لیکن یہ خط اجمالی تبصروں اور مختصر جوابات کے ساتھ اس لئے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ اس میں ذکر کئے گئے امور پر جو بھی جس حد تک اور جس انداز سے عمل درآمد کرواسکے اور اپنے دائرہ کار اور دائرہ اختیار میں بہتری لا سکے، اسے اس کا اہتمام کرنا چاہئے، خط ملاحظہ فرمایئے:

''بخدمت جناب حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!...... اللہ پاک نے محض اپنے فضل سے آپ کو قوتِ گویائی، مقصد کے حصول کے لئے انتھک محنت کا جذبہ، گہری منصوبہ بندی کی صلاحیت، کام لینے کا طریقہ، علمی رسوخ، اکابر کا اعتماد اور حسن اخلاق جیسی عظیم خوبیوں سے مالا مال کیا ہے، مولانا صاحب! میرے دل میں ایک تڑپ، ایک جذبہ اور ایک فکر ہے، میں خود اپنی گھریلو اور خاندانی مجبوریوں کی وجہ سے کوئی عملی قدم نہیں اٹھا نہیں سکتی، آپ کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے اس خط کے ذریعے اس فکر کا آپ کے سامنے

اظہار کر رہی ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ بہتر انداز میں یہ دردِ دل اکابر کی خدمت میں ضرور پیش فرمائیں گے۔

(۱)......میں معاشرتی زندگی میں مشاہدہ کر رہی ہوں کہ فکری ارتداد کے بعد عملی ارتداد کا آغاز ہو چکا ہے، نص قطعی سے ثابت احکام الٰہی سے کراہت اور ناپسندگی کا اظہار مجالس اور میڈیا پر برملا ہونے لگا ہے جبکہ ہماری صورتحال یہ ہے کہ دینی مدارس سے فارغ ہونے والے ہزاروں طلبہ اور طالبات اجتماعی نصب العین اور مجموعی فکر سے محروم ہیں جس سوسائٹی میں انہیں کام کرنا ہے اور جس معاشرہ کی دینی قیادت کا فریضہ انجام دینا ہے اس کی نفسیات کیا ہیں؟ اس کا اسلوب کلام کیسا ہے؟ ملک وملت کے کیا تقاضے ہیں؟ عالمی حالات کے کیا تقاضے ہیں؟ اپنے مسلک کے بنیادی تقاضے کیا ہیں؟ اور ضمنی ترجیحات کا دائرہ کیا ہے؟ مدرسہ سے فراغت کے بعد عملی زندگی میں کام کا آغاز کیسے کرنا ہے؟ اس کا کچھ علم نہیں اور نہ اس کے لئے کسی بریفنگ کا انتظام ہے، میں تنہائی میں جہاں تک غور کر سکتی ہوں، اس خرابی کی بنیادی وجہ تربیت اساتذہ کا باقاعدہ سسٹم نہ ہونا ہے، استاد میں اجتماعی سوچ منتقل نہیں کی گئی، جو شاگرد جس استاد سے منسلک ہو جاتا ہے، ساری زندگی اسی سوچ کے ساتھ کام کرتا ہے جس کی وجہ سے فکر اور نصب العین میں یکسانیت نہیں، حالانکہ مقصد، فکر اور قول کی وحدت ہی انقلاب کی بنیاد ہوا کرتی ہے، لہٰذا آپ سے اور اکابر سے درخواست ہے کہ شعبہ حفظ اور کتب دونوں کے لئے تربیت اساتذہ کا انتظام وقت کا اہم تقاضا ہے، اس پر اولین فرصت میں توجہ دی جائے۔"

اس تجویز کے سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ تربیت اساتذہ کے سلسلے میں وفاق المدارس میں ایک عرصے سے نہ صرف یہ کہ فکرمندی پائی جاتی ہے بلکہ اس پر مشاورت کا سلسلہ بھی جاری ہے، اس حوالے سے مجلس عاملہ اور شوریٰ میں بارہا گفتگو ہو چکی ہے اور امید ہے کہ بہت جلد وفاق المدارس کی طرف سے ملک گیر تربیتِ اساتذہ کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، اس کے لئے باقاعدہ نصاب ترتیب دیا جائے گا، وفاق المدارس کے ملتان میں بننے والے نئے سیکریٹریٹ میں باقاعدہ اس حوالے سے ایک شعبہ قائم کیا جائے گا اور تمام درجات مثلاً حفظ قرآن کریم، ابتدائیہ، ثانویہ، عالمیہ اور عالمیہ تمام مراحل کے اساتذہ کے لئے ان کی ضرورت اور علمی سطح کے مطابق کورسز ڈیزائن کئے جائیں گے، ایک تجویز یہ بھی زیر غور ہے کہ جدید فضلاء کے لئے تدریس، امامت وخطابت اور اسلوب دعوت کے حوالے سے باقاعدہ کورس شامل نصاب ہو اور اس کا امتحان دیئے بغیر انہیں سند جاری نہ کی جائے، اس سلسلے میں بعض مقامات پر کورسز کا انعقاد ہو بھی چکا ہے، گزشتہ دنوں لاہور میں ایک کورس ہوا جس میں بعض اہم مدارس کے اساتذہ اور نمائندوں نے شرکت کی، اس کے علاوہ بھی بعض مدارس اپنے طور پر اپنے فضلاء کی تربیت اور تدریب المعلمین کے حوالے سے کام کر رہے ہیں جب تک وفاق المدارس کی طرف سے کوئی حتمی سسٹم تشکیل نہیں پاتا اس وقت تک اس سلسلے کو مزید فعال کرنا چاہئے۔

(۲)......بدگمانی تو حرام ہے مگر حقیقت عرض کر رہی ہوں کہ دینی مدارس کا مالیاتی نظام، خصوصاً مدارس بنات، چھوٹے شہروں اور قصبات کے مدارس، بڑے مدارس کی ذیلی شاخوں کا آمد وخرچ کا سسٹم انتہائی غیر تسلی بخش ہے اور پڑتال کے

اصولوں پر ہرگز پورا نہیں اترتا، اگر امت کا یہ اجتماعی مال اسراف اور خیانت سے محفوظ ہو جائے اور تاویلات سے بچ کر صحیح مصرف پر بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت خرچ کیا جائے اور خرچ میں تعلیم اور اساتذہ کو ترجیح دی جائے تو دینی تعلیم کی موجودہ سطح صرف تین سال میں اس سے دوگنا ہو سکتی ہے، وفاق المدارس کی طرف سے اجتماعی مال کی نزاکت اور خرچ کے سلسلے میں مدارس اور مساجد کے منتظمین کے لئے تربیت کا انتظام بہت ضروری ہے، مالیاتی نظام کے سلسلے میں جامعۃ الرشید کراچی اور دارالعلوم کراچی سے استفادہ مفید ہوگا اور شاخوں کے نظام کی اصلاح کے لئے جامعہ امدادیہ فیصل آباد سے مشاورت مفید ہوگی، میری ناقص معلومات کے مطابق شاخوں کے نظام پر ان کی گرفت قدرے بہتر ہے۔

یقیناً یہ ایک بہت ہی اہم پہلو ہے اور جب تک دلوں کی اصلاح نہ ہو اور انسان کے اپنے اندر خوف خدا، فکر آخرت اور احتیاط واعتدال نہ ہو تو کسی کی طرف سے اس پر عمل درآمد نہیں کروایا جا سکتا، اس حوالے سے تمام ارباب مدارس کو بہت ہی محتاط طرز عمل اختیار کرنا چاہئے، خیانت، فضول خرچی یا تلاویلات کا سہارا لے کر وقف مال کے ضیاع کا تو سوال ہی کیا، اس قسم کی تو تہمت اور شبہ تہمت سے بھی بچنا چاہئے، بلکہ میں تو اکثر یہ کہا کرتا ہوں کہ جن اداروں میں دیانت اور احتیاط کا اہتمام ہوتا ہے، وہاں بھی مالی سسٹم پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے، تحریری اور شفاف شکل میں آمد و خرچ کا مکمل حساب موجود ہونا چاہئے، اس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ آڈٹ بھی کروانے کا اہتمام کرنا چاہئے، اگر کسی علاقے میں کسی مسجد یا مدرسہ سے متعلق کسی فرد کے بارے میں مالی بے ضابطگی کی شکایت ہو تو ایسا شخص تمام ارباب مدارس کے چہرے پر بدنما داغ اور سب کی بدنامی کا باعث بنتا ہے، اس لئے اس علاقے کے مقتدر، بزرگ اور جید علمائے کرام کو خصوصی توجہ اور شفقت کے ساتھ اسے سمجھانے کا اہتمام بھی کرنا چاہئے اور اس کے خلاف بھرپور ایکشن بھی لینا چاہئے، وفاق المدارس کی طرف سے بھی اس سلسلے میں کچھ ہدایات مرتب کی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ عنقریب تمام اضلاع کے مسؤلین کو از سر نو اپنے اضلاع کے مدارس دینیہ کا تمام پہلوؤں سے جائزہ لینے اور قابل اصلاح امور کے حوالے سے مذاکرہ کرنے کا ٹاسک سونپا جائے گا، اس میں صرف مالی نظم ہی نہیں بلکہ معیار تعلیم و تربیت سمیت دیگر امور کے حوالے سے رپورٹ تیار کر کے مرکز کو ارسال کرنے کی ہدایات جاری کی جائیں گی تاکہ ان رپورٹس کی روشنی میں اصلاح کا عمل سرانجام دیا جا سکے۔

(۳)......امام بخاری نے قرن اول کے گمراہ فرقوں کا رد کرنے کے لئے مختلف ابواب قائم کئے ہیں، یہ تمام فرقے یونانی فلسفہ کی پیداوار تھے، آج کے دور کے تمام فرقے جو عقائد اور احکام کی غلط تعبیرات، میڈیا کے زور پر نسل در نسل منتقل کر رہے ہیں وہ سب مغربی فلسفہ حیات کی پیداوار ہیں، لہٰذا جیسے قرن اول کے اہل علم نے یونانی فلسفہ پر عبور حاصل کر کے ان کا رد کیا، آج کے دور میں مغربی فلسفہ کا گہرا مطالعہ کر کے ان کی اصلاحات اور اردو زبان میں ان گمراہ تعبیرات کا رد کرنا بہت ضروری ہے اور مغربی فلسفہ تک رسائی کا واحد ذریعہ انگریزی زبان کا معیاری ذوق ہے، لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ مغربی فلسفہ سے پیدا ہونے والے مسائل کی ایک فہرست تیار کر لی جائے، چند ماہ بعد پورے ملک میں ختم بخاری شریف

کے اجتماعات میں آپ کے بیانات کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے، اس سال آپ مغربی فلسفہ سے پیدا ہونے والے مسائل کا بہتر انداز میں حل پیش فرمائیں اور ذی استعداد علماء کو اس طرف متوجہ کریں۔

اس تجویز میں جن امور کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی ہے، وہ تمام امور ہی بہت اہمیت کے حامل ہیں، جہاں تک زبان کا معاملہ ہے اس سلسلے میں انگریزی زبان کی ضرورت واہمیت سے تو انکار کیا ہی نہیں جا سکتا، اس سلسلے میں اب مختلف اداروں میں اللہ کے فضل وکرم سے کام کا آغاز ہو چکا ہے، اگرچہ اس میں بھی بہت سی بہتری اور تیزی کی ضرورت ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ صرف انگریزی ہی نہیں، بلکہ اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں جو بھی بڑی بڑی زبانیں بولی جاتی ہیں ان پر علمائے کرام کو ضرور عبور حاصل ہونا چاہئے اور اگر ان زبانوں میں مہارت تامہ حاصل نہ بھی کی جا سکے تو کم از کم تبادلہ خیال اور اظہار مافی الضمیر اور دعوتی مقاصد کے لئے جس حد تک زبان دانی کی ضرورت ہے، اس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے، باقی مغربی فلسفہ اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل ایک ایسا موضوع ہے جو مستقل تخصص کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے جن حضرات کو مہارت اور فرصت عطا فرمائی ہے انہیں اس پر مستقل محنت کرنی چاہئے اور اس حوالے سے شعور وآگہی، کتب ولٹریچر اور خطبات ومحاضرات کا بندوبست کرنا چاہئے۔

(۴)...... حضرت مجدد الف ثانی کے طریقہ عمل سے خواص کی اصلاح ہوئی اور دین صدیوں کے لئے محفوظ ہو گیا، اسی طریقہ عمل کو دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے جس کی عملی صورت یہ ذہن میں آتی ہے کہ ہر صوبے میں کم از کم تین سنجیدہ علماء دینی معاملات کے سلسلے میں ارکان اسمبلی سے ملاقات کرتے رہیں اور علماء کی طرف سے کلیدی اسامیوں پر فائز بیوروکریسی سے ملاقات اور خطوط کا سلسلہ جاری رہے اور ان حضرات کو دینی مدارس اور دینی ماحول میں لانے کی کوشش کی جائے، اس سے بہت سی مشکلات ختم ہوں گی اور اسمبلی میں اگر موافقت کی فضا نہ پیدا ہوئی تو کم از کم مخالفت نہ ہوگی، اس سلسلے میں اگر آپ ہر ماہ ایک دو دن فارغ کر کے مولانا طارق جمیل صاحب کے ہمراہ ترتیب قائم فرمالیں تو اچھے نتائج کی توقع ہے اور دوسرے اہل علم کو بھی حضرت مجدد کے اس طرز عمل کی طرف متوجہ کیا جائے۔

یہ واقعی بہت قابل غور پہلو ہے جس کا ہم اپنے طور پر ٹوٹا پھوٹا اہتمام کرتے ہیں، لیکن اس معاملے پر ہم سب کو اجتماعی طور پر توجہ دینی چاہئے، مرکزی سطح پر ہو یا علاقائی سطح پر، تمام خواص کے ساتھ موثر اور مسلسل رابطے از حد ضروری ہیں، البتہ یہ روابط وتعلقات بالکل بے لوث، خواص کی خیر خواہی اور دینی مفاد پر مبنی ہونے چاہئیں، اس محنت کے دوران کسی چھوٹے بڑے اور کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والوں کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے۔

(۵)...... قرآن کریم تمام علوم کا منبع اور بنیاد ہے، حدیث کی رو سے اہل قرآن اللہ کے V.I.P ہیں، مدارس میں پڑھائے جانے والے تمام علوم قرآن کے خادم ہیں، مگر یہ حقیقت ہے کہ دینی مدارس میں عملی طور پر قرآن کے خادموں کو وہ مقام حاصل نہیں، جو دوسروں علوم پڑھانے والوں کو حاصل ہے، شعبہ حفظ وناظرہ دینی مدارس کی نرسری ہے، اس پر خصوصی

توجہ کی ضرورت ہے، جس کی عملی صورت یہ ہے کہ قرآن کی درسگاہ خوبصورت اور صاف ہو، تعلیم قرآن کے ساتھ بنیادی دینی تعلیم کا باقاعدہ نصاب مقرر کیا جائے، استاد تربیت یافتہ ہو، بنیادی طریقہ تعلیم اور بچوں کی نفسیات سے واقف ہو، اس شعبہ میں کام کتب کے شعبہ کی نسبت بہت زیادہ ہے، لہٰذا مشاہرہ اتنا ضرور ہو کہ متوسط درجے کا گزراوقات سہولت سے ہو سکے، حفظ کا شعبہ رمضان المبارک میں بھی جاری رہتا ہے، اس لئے حفظ کے اساتذہ کو ایک تنخواہ زائد دی جائے۔

شعبہ حفظ کی بہتری کے حوالے سے وفاق المدارس کے پیش نظر کئی امور ہیں، جن پر مشاورت اور کام جاری ہے، ابھی چند دن قبل ہی جامعہ اشرفیہ لاہور میں اس سلسلے میں چار گھنٹے مشاورت ہوئی اور مزید بھی اس پر محنت ہو رہی ہے لیکن یہاں میں ایک اور بات کی وضاحت کردوں کہ ہمیں ہر معاملے میں اس بات انتظار نہیں کرنا چاہئے کہ وفاق المدارس کی طرف سے کوئی ہدایات آئیں گی تو ان کی روشنی میں ہم بہتری لائیں گے یا وفاق المدارس ہی تمام کمزوریوں کی تلافی کا اہتمام کرے، بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جس سے جس قدر ہو سکے وہ اصلاح احوال کا اہتمام کرے، اس طرح ان شاء اللہ بہت جلد بہتری اور تبدیلی کے امکانات ہیں۔

(۶)......ایک عام مسلمانوں کے لئے جتنی مقدار میں دینی تعلیم کی ضرورت ہے عصری مضامین کے ساتھ میٹرک تک اس کا مکمل ہونا ضروری ہے، دینی مدارس بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ اگر اسلامی مملکت کا تعلیمی شعبہ علماء کے سپرد کر دیا جائے تو کیا ایسا جامع نصاب موجود ہے جو پورے ملک میں بلاتفریق نافذ کیا جائے، لہٰذا ضرورت ہے کہ وفاق سے منسلک مدارس اپنی نگرانی میں یہ نصاب شروع کرائیں تا کہ زندگی کے ہر شعبے میں بنیادی دینی فکر رکھنے والے افراد موجود ہوں، یہی افراد انقلاب کی بنیاد بنا کرتے ہیں۔

یہ بہت اہم اور بنیادی شعبہ ہے اس پر تمام حضرات کو اپنی توانائیاں لگانی چاہئیں، عصری اور دینی تعلیمی اداروں کے قیام کا زیادہ سے زیادہ اہتمام ہونا چاہئے لیکن اس میں معیار کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے، اس شعبے کے تقاضوں، والدین کی توقعات، بچوں کی نفسیات سمیت تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میدان میں کام کرنا چاہئے۔

(۷)......دینی مدارس کے عربی ادب کے نصاب میں زمانہ جاہلیت کے ادب کا کافی ذخیرہ موجود ہے مگر قصیدہ بردہ شریف جیسا حسین شہ پارہ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوتی ہے، اسے نصاب کا حصہ نہیں بنایا گیا، خصوصاً بنات کے نصاب میں اسے ضرور جگہ دی جائے، اگر آپ اس کی کوشش فرمالیں تو یہ بہت بڑا صدقہ جاریہ ہوگا اور عربی ادب کی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی، مقامات کا کچھ حصہ کم کر کے اسے جگہ دی جا سکتی ہے۔

یہ تجویز نصابی کمیٹی تک پہنچادی جائے گی، ان شاء اللہ...... اللہ رب العزت مدارس دینیہ کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے فکر کرنے پر ہماری اس بہن کو اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائیں اور ہم سب کو ان تجاویز پر عمل درآمد کی توفیق مرحمت فرمائیں، آمین......................................☆